حصہ (دوم)

Q. No. 2 a. (i) سوال نمبر 2 (الف) (i)

ترجمہ :- اُس وقت ہر شخص جان لے گا جو کچھ اُس نے پیچھے چھوڑا اور جو کچھ آگے بھیجا۔ اے انسان، تجھے اپنے رب کریم کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈالا ہے وہ کہ جس نے تجھے پیدا فرمایا پھر تجھے درست کیا پھر تیرے اعضا کو متناسب کیا۔

Q. No. 2 a. (ii) سوال نمبر 2 (الف) (ii)

ترجمہ :- (اب وہ لوگ ہیں) توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے روزے رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا حکم دینے والے، برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے اور مومنوں کو خوش خبری سنا دیجیے۔

Q. No. 2 b. (i) سوال نمبر 2 (ب) (i)

ترجمہ :- اور تم اپنے رب کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر وہ تمہارے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائے ایک یا دونوں تو انہیں اف تک نہ کہو۔

حصہ (دوم)

Q. No. 2 b.(ii) سوال نمبر 2 (ب) (ii)

ترجمہ:- نیکی یہ نہیں کہ تم نماز میں اپنے چہرے پھیر لو مشرق اور مغرب کی طرف۔ نیکی تو اس شخص کی ہے جو ایمان لایا اللہ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتابوں پر اور نبیوں پر۔

Q. No. 2 c.(i) سوال نمبر 2 (ج) (i)

سمگلنگ:- سمگلنگ اس کو کہتے ہیں جب کوئی شخص اپنے ملک سے سامان چوری کر کے دوسرے ملک بھیجے اور اس سامان کی خبر اپنے ملک کو نہ ہو اور وہ محکمے کی نظر سے بچ کر اسمگلنگ کہتے ہیں۔

Q. No. 2 c. (ii) سوال نمبر 2 (ج) (ii)

فعل ماضی:- فعل ماضی اسے کہتے ہیں جس سے گزرے ہوئے کام یا واقعہ کی طرف اشارہ کیا جائے۔

مثال:- اَخَذَ اَمَّا یا اور مثال اس نے کھانا کھایا۔

Q. No. 2 c. (iii) سوال نمبر 2 (ج) (iii)

فاسق کی خبر:-

ترجمہ:- اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ تم لاعلمی میں کسی قوم کو نقصان پہنچا بیٹھو اور بعد میں پچھتاتے رہ جاؤ۔

Q. No. 2 c. (iv) سوال نمبر 2 (ج) (iv)

ترجمہ:- خدا کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہے خدا کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہے خدا کی قسم وہ شخص مومن نہیں ہے پوچھا گیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جس کا ہمسایہ اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔

Q. No. 2 c. (v) سوال نمبر 2 (ج) (v)

ترجمہ: زکوٰۃ اور عشر کے علاوہ بھی تمہارا حق ہے۔

یعنی زکوٰۃ اور عشر کے علاوہ بھی تمہارے مال میں لوگوں کا حق ہے کیونکہ زکوٰۃ اور عشر سے بڑی رقم ہوتی ہے۔

Q. No. 2(d).(Page 1) سوال نمبر 2(د)(صفحہ 1)

حدیث:

ترجمہ: "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے نہ اُسے بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور نہ ہی اُسے حقیر جانتا ہے۔"

تشریح:

اس حدیث مبارکہ میں آپ نے ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کے حقوق بتائے ہیں جن پر عمل کر کے ہم اپنی عملی زندگی میں بہت سے مسائل حل کر سکتے ہیں۔ اس حدیث میں آپ نے فرمایا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی پر ظلم نہیں کرتا بلکہ جو اس پر ظلم ہوتے ہیں ان سے بچاتا ہے اور نہ ہی ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو بے یار و مددگار چھوڑتا ہے بلکہ اس کی مدد کرتا ہے اور کسی تکلیف میں ہو تو اس تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے اور نہ ہی اس سے حقیر جانتا ہے یعنی حقیر و کمتر سمجھتا ہے۔ مسلمان بھائی اچھے ہو یا غریب اُس کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اس کی ہر طرح کی مشکل دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس حدیث مبارکہ میں ہمیں اپنی عملی زندگی سے متعلق ملتا ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک کریں تو ایک دوسرے پر اعتماد پیدا ہوگا۔ مشکلات حل ہوں گی اور ایک دوسرے سے اچھی سلوک کرے

Q. No. 2 (d).(Page 2) سوال نمبر 2(د) (صفحہ 2)

کے اعتبار سے بڑھ کر معاشرہ منظم طریقے سے ترقی کرے گا اور دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل ہوگی۔

Q. No. 2 e. سوال نمبر 2(ہ)

جملہ اسمیہ:- جملہ اسمیہ سے مراد اسم ہے **جیسے:-**
(عَبْدُ اللّٰہِ، قَلَمُ الْبِنْتِ) جملہ اسمیہ میں مسند الیہ/مبتدا اور مسند/خبر موجود ہوتے ہیں۔
مبتدا جو اسم (معرفہ اور **خبر** جو اسم (نکرہ ہوتی ہے
مبتدا میں پیش (ُ) آتی ہے اور **خبر** میں زیر (ِ) آتی ہے۔
مثال:- (عَبْدُ اللّٰہِ)، (قَلَمُ الْبِنْتِ)۔

Q. No. 3 (Page 1) سوال نمبر3(صفحہ 1)

ختم نبوت:-

ترجمہ:- "نہیں ہے محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ لیکن وہ اللہ کے رسول ہے"

آپ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہے اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی آخری کتاب قرآن مجید نازل کی جس میں دنیا اور آخرت کے رہنما اصول موجود ہے آپ بھی اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہے اور قرآن مجید جو تمام انسانوں کے لیے رشد و ہدایت کا سرچشمہ ہے اس میں انسان کی رہنمائی کے لیے تمام اصول موجود ہے اس لیے آپ کو (خاتم النبیین) کہا جاتا ہے آپ کے بعد نہ کوئی نبی آیا اور نہ ہی آئے گا قرآن مجید کے نازل ہونے کے بعد کسی اور کتاب کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ آپ سے پہلے جو نبی آئے ہیں لوگوں کو ان نبیوں کے نام تو معلوم ہیں اور قرآن مجید سے پہلے جو کتابیں نازل ہوئی اور ان میں ردوبدل ہو گئی قرآن مجید کی حفاظت اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے اس لیے اس میں قیامت تک کوئی ردوبدل نہیں ہو سکتی۔

قرآن مجید کی نظام میں جن چیزوں کی ضرورت باقی نہیں رہتی وہ منسوخ کر دی جاتی ہے اور جن چیزوں

Q. No. 3 (Page 2) سوال نمبر 3 (صفحہ 2)

کی ضرورت باقی ہوتی ہے وہ پیش نہیں آئی جائی۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کیا"

آپ نے خود ختم نبوت کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: میں یعنی محمد رسول اللہ اللہ تعالیٰ کا آخری نبی اور رسول ہوں میرے بعد نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ ہی قیامت تک آئے گا۔
آج اگر کوئی شخص نبوت اور رسالت کا ہونے والا اعلان کرتا ہے تو وہ شخص جھوٹا، مکار ہوگا۔
آخری نبی آنے والی تمام نسل کو قرآن مجید سے ہی ہدایت حاصل کرنی ہوتی جو اللہ تعالیٰ کی آخری اور سچی کتاب ہے۔

Q. No. 4 (Page 1) سوال نمبر 4 (صفحہ 1)

حضرت محمدؐ کے شہد طفولیت :-

Q. No. 4 (Page 2) سوال نمبر 4 (صفحہ 2)

حفیظ خلیمہ سعدیہ بنتی تھی کہ آپ والا بچوں کی
طرح نخرے نہیں اٹھاتی کھانے پینے پر توجہ دیتی تھی اور
نہ ہی والا بچوں کی طرح بلا وجہ روتی تھی۔
آپ کے دادا قبیلے کے سردار تھے جب آپ کے دادا
کسی مقدمہ کے سلسلے میں جاتے تھے تو آپ کو ساتھ لے جاتے
تھے اور اپنی دائیں طرف بٹھاتے تھے جب آپ کے دادا
کا انتقال ہوا تو آپ کی عمر 8 سال تھی آپ کی پرورش
چچا حضرت ابوطالب نے کی وہ آپ سے
اپنے بچوں سے زیادہ پیار کرتے تھے اور آپ کی ہر
خواہش پوری کرتے تھے آپ نے اپنے بچپن میں
بکریاں بھی چرائی اس وقت بکریاں چرانا
ایک عام پیشہ تھا۔
ان سب باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ حلیمہ
کس قدر سادہ تھا۔

Q. No. 5 (Page 1) سوال نمبر 5 (صفحہ 1)

نبی کریم کی بچوں پر شفقت :-

آپ بچوں سے بہت شفقت کیا کرتے تھے جب راستے سے گزرتے تو بچوں کو اپنی سواری پر آگے پیچھے بٹھا لیا کرتے جب راستے سے گزر رہے ہوتے تو بچوں کو گلے لگاتے ان سے پیار محبت کی باتیں کرتے ماں بچوں کی پیار بھری کہانیاں سنتے آپ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ:- جس شخص کے ذمہ اللہ تعالیٰ بچوں کی ذمہ داری لگائی ہے تو اس شخص نے اس پورا کیا تو وہ ضرور جنت میں جائے گا۔

جب نماز پڑھتے تو پڑھنے سے پہلے یہ سوچتے کہ نماز کو طول دیں گے لیکن جب دوران نماز جس بچے کے رونے کی آواز آتی تو نماز کو مختصر کر دیتے کہ اس کی ماں تکلیف میں نہ ہو۔ آپ نے نہ صرف مسلمانوں کے بچوں سے محبت کرتے بلکہ دشمنوں اور کافروں کے بچوں سے بھی بہت محبت کرتے تھے۔

رزق کمانے کے چار ناجائز ذرائع :-

1 سود :- سود بھی دولت کمانے کا ایک ذریعہ ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے سود کی دولت کمانے کو ناجائز قرار دیا ہے اور سود کو تمام برائیوں کی جڑ کہا ہے۔

Q. No. 5 (Page 2) سوال نمبر 5 (صفحہ 2)

2. جوا: جوا بھی روزی کمانے کا ایک معقول ذریعہ بن گیا ہے جوئے کو بھی اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے جوئے میں جو ہارتا ہے وہ جیتنے والے کے لیے برے خیالات رکھتا ہے اور جو جیتتا ہے وہ بھی یہ سمجھتا ہے کہ یہ دولت اس کی نہیں آج یا کل کسی اور کی ہونے والی ہے اس لیے جوا باز کبھی سکون کی زندگی نہیں گزارتا۔

3. رشوت: اللہ تعالیٰ نے رشوت لینے والے کی بھی مذمت فرمائی اور رشوت دینے کی بھی اس میں ایک انسان دوسرے کا کوئی اچھا یا برا کام کرنے اور اس کے بدلے میں وہ اس سے کچھ لیتا ہے تحائف رشوت نہیں۔

6. حرام اشیاء کی تجارت: تجارت کی کمائی کمانا ایک اچھا ذریعہ ہے لیکن حرام اشیاء کی تجارت اللہ نے حرام کر دی ہے جیسے شراب، جوئے یا سؤر کی تجارت اللہ نے حرام کر دی ہے اور اس قسم کی تجارت کرنے سے منع فرمایا۔